علمائے لدھیانہ کا

فتویٰ دارالحرب

نصرۃ الابرار

۱۸۸۸ء

علمائے لدھیانہ

مولانا محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبداللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالعزیز لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ (صدر جمعیت علمائے ہند) نے اپنی کتاب "نقش حیات" کے صفحہ نمبر ۴۸۲ پر فتویٰ نصرۃ الابرار کا ذکر کیا ہے۔

مشہور مؤرخ مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "علماء حق کے مجاہدانہ کارنامے" کے صفحہ نمبر ۱۱۴ تا ۱۲۰ میں تفصیل سے فتویٰ نصرۃ الابرار کا ذکر کیا ہے

اس خاندانِ رفیعُ الارکان علماء لدھیانہ کی دینی، سیاسی اور قومی وملی خدمات صدیوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔

(ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا
[النصر: ۱، ۲]

الحمد للہ والمنۃ کہ جو جامع منقول و معقول مولانا عبد العزیز صاحب خلف الرشید مولانا مولی الکل مولوی عبد القادر مرحوم لدھیانوی نے علی متوطن بمبئی کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہنود سے معاملہ کرنا و کانگریس میں شریک ہونا بشرط عدمِ نقصانِ دین جائز ہے لیکن سید احمد نیچری کی ایسوسی ایشن میں ملنا بالکل حرام ہے اور اس کی مدد کرنی بیشک گناہ ہے۔ اس مضمون کو برادرِ کلاں مولانا موصوف اعنی ماہر علوم نقلیہ و عقلیہ مولانا مولوی محمد صاحب مفتی لدھیانہ نے مدلل طور پر تحریر فرما کر اس کا نام

نصرۃ الابرار

رکھا۔ اب وہ فتویٰ مواہیر علماء لدھیانہ وجالندھر وہوشیار پور وکپور تھلہ وامرتسر ورتڑچھٹر وگجرات وجموں وفیروز پور وقصور وملتان وپاک پٹن وسنکڑوانبالہ وسہارنپور ودیوبند وگنگوہ ومظفر نگرودہلی ورامپور وبریلی ومراد آباد ومدینہ منورہ وبغداد شریف وغیرہ وغیرہ سے مزین ہو کر بصحت تمام

مطبع صحافی لاہور ایچی سن گنج میں چھپا۔

مجلس کے شائع کیے ہیں، باطل اور مردود ہیں۔ جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا. و الله اعلم وعلمه اتم

سوال چہارم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سید احمد خان نیچری نے جو ایک جماعت (ایسوسی ایشن) قائم کی ہے اور لوگوں کو بذریعہ اعلان مطبوعہ اگست ۱۸۸۸ء میں یوں ترغیب دے رہا ہے کہ میری جماعت میں بڑے بڑے ہندو ذی وجاہت مثل راجہ بنارس وغیرہ جو کانگریس کے برخلاف ہیں، شامل ہیں۔ ہر شخص جو شامل ہووے پانچ پانچ روپیہ چندہ ماہواری میرے نام علی گڑھ یا بنارس میں راجہ صاحب کے نام روانہ کیا کرے وغیرہ وغیرہ اور اس کی مدد کے واسطے جابجا ایسوسی ایشنیں "انجمن اسلامیہ" کے نام سے لوگوں نے شہروں میں قائم کی ہیں۔ جو شخص ان کے ساتھ اتفاق کرنے سے خلاف معلوم ہوتا ہے اس کے ساتھ طرح طرح کا فساد اور فتنہ برپا کر کے اس کو جبراً ملانا چاہتے ہیں۔ آیا ایسی جماعتیں مسلمانوں کو شامل ہونا اور ان کی مدد کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اور نیچری لوگ بدخواہ اسلام ہیں یا نہیں؟

جواب

اللّٰهُم أرنا الحق حقاً والباطل باطلاً! اس شخص کی اعانت کرنی اور اس سے علاقہ اور رابطہ پیدا کرنا ہرگز درست نہیں۔ اصل میں یہ شخص شاگرد مولوی نذیر حسین وہابی بنگالی دہلوی غیر مقلد کا ہے اور بنیاد اس فرقہ کی محمد عبدالوہاب نجدی سے شروع ہوئی ہے۔ تخمیناً کچھ اوپر سو برس کا عرصہ ہوا کہ متبعین محمد عبدالوہاب نے سلطان سے باغی ہو کر مکہ معظمہ و مدینہ مطہرہ پر بھی قبضہ کر لیا اور اکثر علماءِ اسلام کو قتل کر ڈالا۔ آخر لشکر ظفر پیکرِ سلطانی نے ۱۲۳۶ ہجری میں فتح پا کر ان کے شہروں کو برباد اور تاراج کیا۔ یہ سب ردالمحتار معروف بشامی شرح در مختار میں مذکور ہے۔ اب تک یہ حال ہے کہ جس شخص میں کوئی علامت وہابیت کی حکامِ حرمین شریفین

پاتے ہیں فوراً اس کو گرفتار کر لیتے ہیں۔ مولوی نذیر حسین مذکور جب حج کو گئے، اسی وجہ سے حکامِ حرمین نے ان کو قید کر دیا۔[1] آخرش بہزار سفارش ومنّت تائب ہو کر رہا ہوئے۔ چونکہ اس ملک کے وہابی یعنی جو غیر مقلد اور کبھی موحّد اور گاہے محمدی اور اہل حدیث کے نام سے اپنے آپ کو نامزد کرتے ہیں، مولوی نذیر حسین کے مقلد اور تابعدار ہیں۔ پس ان کو نیچری کی جو ہم سبق ان کا ہے، ضرور بالضرور مدد کرنی پڑی۔

اور عقائد اس کے بالکل شریعت کے برخلاف ہیں۔ اس نے اپنی تفسیر میں روزہ، رمضان، حج بیت اللہ کی فرضیت سے انکار ظاہر کیا اور وجودِ ملائکہ خصوصًا صاحب وحی جبرئیلؑ جن کے ذریعہ سے کل کتب سماویہ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی ہیں، نہیں مانتا اور دوزخ بہشت کا صاف منکر ہے۔ قبلہ رُو ہو کر نماز پڑھنے کو بت پرستی کہتا ہے اور سود کا لینا دینا درست جانتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ جن کی تفصیل **"جواہر مضیہ فی رد نیچریہ"** مصنفہ مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مطبوعہ ۱۳۰۴ ہجری میں جس پر علماءِ لاہور وغیرہ کی مواہیر ثبت ہیں، موجود ہے۔

اور نیز یہ شخص معجزاتِ انبیاء علیہم السلام اور کراماتِ اولیاءِ عظام کا سخت منکر ہے۔ دیکھو عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی طرح بیٹا یوسف نجار کا معاذ اللہ بتاتا ہے۔ حالانکہ خدا جلّ جلالہٗ نے مدلل طور پر پایۂ ثبوت پر پہنچا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ پیدا کیا ہے۔

قال الله تعالي: {إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ} [آل عمران: ٥٩]

یعنی تحقیق مثال عیسیٰ کے نزدیک خدا کی مانند مثال آدم کی ہے۔ پیدا کیا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو ہو! پس ہو گیا۔

---

(۱) اسی واسطے غیر مقلد خصوصًا محمد حسین لاہوری حرمین شریفین کے لوگوں کی مذمت اور اہانت کرتا ہے۔ خدا ان کو ہدایت عطا کرے۔

فائدہ

نصاریٰ اس بات پر حضرت سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ علیہ السلام بندہ نہیں خدا کا بیٹا ہے۔ آخر کہنے لگے کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کہ کس کا بیٹا ہے؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ آدم علیہ السلام کا نہ ماں نہ باپ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے باپ نہیں تو کیا عجب ہے! غرض یہ شخص بسبب تکذیب آیاتِ قرآنی کے مرتد ہو کر ملعون ابدی ہوا۔

قال الله تعالي: {كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (٨٦) أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (٨٧) خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ} [آل عمران: ٨٦ - ٨٨]

یعنی کیونکر ہدایت کرے خدا اس قوم کو کہ کافر ہوئے پیچھے ایمان لانے کے اور گواہی دی یہ کہ رسول ﷺ سچ ہے اور آئیں ان کی پاس دلیلیں اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو۔ یہ لوگ سزا ان کی یہ ہے کہ اوپر ان کے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی، سب کی۔ ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے۔ نہ ہلکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اور نہ ڈھیل دیے جاویں گے۔

اب بنظرِ انصاف خیال کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ ابدالآباد ملعون قرار دے تو اس سے خط وکتابت تعظیمانہ الفاظ سے اور اس کو امورِ دنیاوی میں پیشوا اقرار دینا ہرگز درست نہیں۔ دیکھو ہنود، یہود، نصرانی، مجوس وغیرہ کافروں کا نکاح آپس میں موجب دین ان کے جو درست ہے، شرعاً بھی اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

قال في الهداية: إذا تزوج الكافر بغير شهود وذلك في

دينهم جائز ثم أسلما أقِرّا عليه. انتهي

لیکن جو شخص مثل نیچریوں کے اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔ تو اس کا کسی عورت مسلمہ کافرہ مرتدہ سے نکاح درست نہیں۔ پس اولاد ان کی ہرگز ثابت نسب نہ ہوگی۔

قال في الهداية: لا يجوز أن يتزوج المرتد مسلمة ولا كافرة ومرتدة وكذا لا يتزوج المرتدةَ مسلمٌ ولا كافر. انتهي ملخصًا

"یعنی مرتد مرد کا کسی عورت سے اور مرتدہ عورت کا کسی مرد سے شرعًا نکاح درست نہیں۔"

غرض بلا قبولِ اسلام مرتد اسلامی عمل داری میں بود و باش نہیں کر سکتا۔ بخلاف کافر کے۔

قال في الهداية: توضع الجزية على أهل الكتاب وعبدة الأوثان ولا توضع على المرتدين، لا يقبل منهم إلّا الإسلام. انتهي

یعنی اہل کتاب اور ہنود وغیرہ جزیہ قبول کر کے بلا قبولِ اسلام رعایا ہو کر اسلامی عمل داریوں میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن مرتد جزیہ قبول کر کے بلا قبولِ اسلام رعیت ہو کر نہیں رہ سکتا۔

مفسدہ پردازی دین اسلام میں قتل سے بڑھ کر ہے۔

قال الله تعالي: {وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ} [البقرة: ١٩١]

اگر کسی کو دوسرے کے خیالات کی نسبت کچھ کلام ہو، تقریرًا یا تحریرًا تسلی حاصل ہو سکتی ہے۔ یا حکام کے ذریعہ سے اپنی داد رسی چاہے، لیکن صرف سینہ زوری اور فتنہ پردازی پر قائم ہو کر امن خلائق میں خلل انداز ہونا شرعًا اور قانونًا سخت منع ہے۔

خلاصہ اس جواب کا یہ ہے کہ نیچریوں کی جماعت میں داخل ہونا اور ان کی مدد کرنی اور ان کی شاخیں شہر بہ شہر قائم کرنی اور فساد برپا کر کے لوگوں کو دھمکا کر نیچری بنانا اور نیچری کو اپنا مقتداء دینی یا دنیاوی امور میں ٹھہرانا ہرگز ہرگز درست نہیں۔ جو فتویٰ نیچریوں نے علماء کو دھوکا

دے کر یا خود تیار کر کے نیشنل کانگریس کا حرام یا کفر ہونا ان سے ثابت کرتے ہیں، انہیں پر عائد ہوتے ہیں۔ کیونکہ نیچریوں کی ایسوسی ایشن میں بڑے بڑے متعصّب ہندو مثل راجہ بنارس جو کمال دشمن اہل اسلام کا ہے، داخل ہیں۔ پس اگر نیشنل کانگریس بسبب شمولیت ہنود کے بالفرض ممنوع قرار دی جائے تو جماعت نیچری کی جو ہنود متعصبین اور مرتدین وغیرہ سے فراہم کی جاتی ہے، بطریق اولیٰ مآلِ کار اور انجام اس کا مضر اسلام سمجھ کر کفر قرار دینا بحکم "المرء يؤخذ بإقراره" ان کو پڑا۔ پس اے بھائیو! دیدہ دانستہ اپنے آپ کو قعرِ ضلالت میں نہ ڈالو اور اپنے اسلام کو ہاتھ سے نہ دو۔

قال الله تعاليٰ: {وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ} [المائدة: ٢]

خدا تعالیٰ فرماتا ہے: مدد کرو او پر نیکی اور پرہیز گاری کے اور نہ مدد کرو او پر گناہ اور ظلم کے۔

وما علينا إلا البلاغ

آخر دعوانا ان الحمد الله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد صلي الله عليه وسلم وأصحابه واتباعه اجمعين.

خادم الطلباء محمد عفی عنہ لودھیانوی

تصدیقات

یہ خلاصہ اس تقریر کا ہے جو میں نے روز جمعہ روبرو تخمیناً ایک ہزار آدمی جن میں وکلاء ضلع بھی موجود تھے، (سائل) علی متوطن بمبئی کے سوالات کے جواب میں بیان کیا تھا۔ مولوی محمد صاحب اخویم مفتیِ لدھیانہ نے میری تقریر کو لباسِ فاخرانہ پہنا کر یہ استفتاء تحریر فرمایا۔

جزاه الله عني وعن سائر المسلمين خير الجزاء في دار

الفناء والبقاء وهو خير المحسنين. صلي الله على خير خلقه محمد ﷺ وأصحابه أجمعين.

عبدالعزیز عفی عنہ لودھیانوی

کل اجوبہ صحیح طور پر اُخوَي (میرے چھوٹے بھائی) صاحب مد ظلہ نے تحریر فرمادیں۔

اور تحریراتِ سید احمد خان سے صاف ظاہر ہے کہ منکر کتب سماویہ کا صریح طور پر ہے۔ اس کے کافر و مرتد ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

قال الله تعالي: {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا} [النساء: ١٣٧]

نیچری اور ہم عقیدہ اس کا دونوں کافر اور مرتد ہیں اور ان کا کوئی عمل مقبول نہیں۔

قال الله تعالي: {وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ} [المائدة: ٥]

جمیع انجمن ہائے اہل اسلام پر لازم ہے کہ اس نیچری کے کلمات اور اخبارات کا معاملات دیني و دنیاوی میں ہرگز اعتبار نہ کریں۔

قال الله تعالي: {وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا} [النساء: ١٤١]

در مختار میں لکھا ہے (کہ جس کا فتویٰ ملک عرب و عجم خصوصاً حرمین شرفین میں جاری ہے):

ويبطل من المرتدّ اتفاقا ما يعتمد الملة وهي خمس: النكاح والذبيحة والصيد والشهادة والارث. (الدر المختار: ص٣٤٨)

اس مسکین کے خیال میں ایک اور امر ضروری ہے۔ اگرچہ متعلق فتویٰ کے نہیں ہے۔

وہ یہ ہے چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے سرکار دولت مدار ہمارے دینی امور میں حارج نہیں، اس امر کا شکریہ ادا کر کے حاکم وقت سے اس امر کی التجا کرنی چاہیے کہ ایک ایک قاضِی و مفتی شہروں میں اور ایک ایک نائب ان کا قصبات میں مقرر کیے جاویں اور جمیع مقدماتِ دیوانی اہل اسلام کے سپرد ان کے کیے جاویں۔ امید قوی کرتا ہوں کہ اراکین نیشنل کانگرس بھی اس امر پر اتفاق کریں گے، کیونکہ ان کو فوائد عام خلائق کے مدِّ نظر ہیں اور قانون مجریہ حال کے یہ امر مخالف نہیں۔

صلي الله علی خیر خلقه محمد ﷺ واله وأصحابه اجمعين

الراقم عبداللہ لودھیانوی عفی عنہ

اگر ہندو مسلمان باہم شرکت بیع وشراء اور تجارت میں کرلیویں، اس طرح کہ کوئی نقصان دین میں یا خلاف شروع معاملہ کرنا اور سود اور بیع فاسد کا قصہ پیش نہ آوے، جائز ہے اور مباح ہے۔ مگر سید احمد سے تعلق رکھنا نہیں چاہیے۔ اگرچہ وہ خیر خواہی قومی کا نام لیتا ہے یا واقع میں خیر خواہ ہو مگر اس کی شرکت مآلِ کار اسلام و مسلمان کو سم قاتل ہے۔ ایسا میٹھا زہر پلاتا ہے کہ آدمی ہرگز نہیں بچتا۔ پس اس کے شریک مت ہونا اور ہنود سے شرکت معاملہ کرلینا۔

اور اگر ہنود کی شرکت سے اور معاملہ سے بھی کوئی خلافِ شرع امر لازم آتا ہو یا مسلمانوں کی ذلّت یا اہانت یا ترقی ہنود ہوتی ہو، وہ کام بھی حرام ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا اسی طرح پر ہے اور بس۔ فقط

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

نیچری لوگ شریعت کی رو سے مرتد ہیں۔ معاملہ دنیاوی ان کے ساتھ کرنا شرعًا مسلمانوں کو حرام ہے۔ مدد کرنی ان کی کسی امر میں ہرگز جائز نہیں بلکہ مددگار ان کا بھی ان میں شرعًا گِنا جاتا ہے۔

قال الله تعالي: {وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ} [المائدة: ٥١]

"یعنی جو کوئی محبت کرے گا تم میں سے ساتھ ان کے، پس تحقیق وہ انہیں میں سے ہے۔"

اور ہنود سے معاملہ دنیاوی کرنا بشرط حفاظت دین اپنے کے منع نہیں۔ فقط

اسماعیل عفی عنہ لودھیانوی

لا شكّ في صحة الأجوبة

عبدالواحد لودھیانوی

یہ سب تحریر میری نظر سے گذری۔ اس میں کچھ شک وشبہ نہیں کہ نیچریوں سے ارتباط واختلاط موجب مضرّتِ دین ہے اور ہنود سے معاملہ بیع وشراء یا اور معاملہ دنیا کا رکھنا بشرط عدمِ نقصانِ دین موافق جواب مذکور کے جائز ہے۔ فقط

ناصر الاسلام محمد شفیع رامپوری

یہ تمام تحریر جناب مولوی صاحبان کی بموجب شریعت احمدیؐ نہایت مدلل ہے۔

نظام الدین عفی عنہ لودھیانوی

حسب الفہم جوابات کو دریافت کیا۔ بہت صحیح اور عمدہ موافق قرآن اور حدیث کے پائے۔

بندہ رکن الدین عفی عنہ سکنہ لدھیانہ

کل اجوبہ کو بخوبی نظر غور سے دیکھا، صحیح پایا۔

بندہ محمد اسحاق لودھیانوی

نہیں۔ صرف مطلب براری سے کام ہے اور جو شخص اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے خواہ وہ سید ہو، خواہ شیخ یا مغل یا پٹھان بیشک وہ کافر مطلق ہے۔ و الله تعالي أعلم وعلمه وحكمته أحكم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ

عنایت الٰہی سہارنپوری عفی اللہ الجلی والخفی مدرس مدرسہ شہر سہارنپور

تصدیقات علماء دیوبند

ہنود سے معاملہ کرنے میں حکم شرعی یہ ہے کہ بشرطِ عدمِ مخالفت ومضرتِ دینی جائز ہے۔ علیٰ ہذا القیاس فرقہ نیچریہ کے بارے میں جو کہ منکر نصوصِ قرآنی واحادیث نبوی واجماع امت ہے، جو کچھ علماء معتبرین نے ارشاد فرمایا ہے وہ امرِ حق موافق کتاب وسنت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمود حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند

هذه الأجوبة صحيحة بلا شك وريب

محمد حسن عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند

الأجوبة المذكورة صحيحة

عبد اللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند

معاملات خلاف امر مذہب میں کفار سے معاملہ کرنا برا نہیں۔ نیچریوں سے اختلاط بہ نسبت کفار زیادہ مضر ہے کیونکہ کفار کو تعصب نہیں ہے اور یہ فرقہ بہ سبب تعصب زیادہ تخریب کرتا ہے۔ ان کے اختلاط سے اجتناب چاہیے۔

محمد منفعت علی مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند

واقعی ہنود سے معاملہ کرنا بشرط عدمِ مضرتِ دین جائز اور درست ہے مگر اس فرقہ نیچری جو کہ اپنے آپ کو تابع سید احمد خان بتلاتے ہیں ہرگز ہرگز کوئی معاملہ ان سے جائز نہیں بوجہ دعویٰ اسلام ان کے دھوکا میں کوئی مسلمان ہرگز نہ آوے۔ سید احمد خان کے کفر کی بابت علماء گزشتہ نے پہلے بھی تحریر فرمایا ہے اور اب بھی جو کچھ علماء نے تحریر فرمایا موافق قواعد شرع درست ہے۔ لاریب یہ شخص کافر ہے، اس کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

بندہ احمد حسن ولد فضل عظیم خطیب دیوبند

معاملہ کرنا ہنود سے بشرطِ عدمِ نقصانِ دین جائز ہے اور اختلاط وارتباط فرقہ نیچریوں سے ممنوع ہے اس لیے کہ یہ مخرب دین ہیں اور علماء نے اس فرقہ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے صحیح اور درست ہے۔

محمد مراد عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ مظفر نگر

مواہیر دہلی

للہ در من أجاب بغاية التوضيح

فقیر محمد حسین واعظ دہلی

الجواب صحیح

شاہ عالم

يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ} [الممتحنة: ٨]

غمز العيون والبصائر میں ہے:

الذمي حكمه حكم المسلين يعنى في غير مايوجب تعظيمه... الخ

ہنودِ زمانہ عندالتحقیق ان سب احکام کے مستحق ہیں خصوصًا اس معاملے میں انہیں شریک کرنا جس میں رفاہِ عام ونفعِ انام وحقوق ومراعاتِ مخلوق ہو کہ اس میں خاص انہیں کا فائدہ نہیں بلکہ اپنا اور تمام اہل وطن کا نفع ہے جب کہ مسلمانوں کے اہل تدبیر ورائے منیر بنظرِ غامض وباریک بین وانجام شناس ووقت گزین خوب تنقیح تام کرلیں کہ اس سے حالًا یا مآلًا اسلام مسلمین پر کوئی ضرر عائد نہیں۔ یہ شرط کہ فقیر نے ذکر کی، ضرور قابل لحاظ ہے۔

رہے حضرات نیچریہ! شرع مطہر میں ان کے اور تمام مبتدعین کے احکام جن کی بدعت درجۂ کفر کو پہنچی ہو احکام جمیع اقسام کفار سے اشد واعظم ہیں۔ فقیر غفراللہ تعالیٰ لہٗ نے اپنے رسالہ "المقالة المسفرةعن أحكام البدعة المكفرة" میں بدلائل قاطعہ واضح کیا ہے کہ نیچری وغیرہ ہر بد مذہب جو باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام ضروریاتِ دین کا انکار کرے قطعًا مرتد ہے اور اس کے احکام بعینہا احکام مرتدین۔ كمانص عليه في الفتاوي الظهيرية والفتاوي الهندية والطريقة المحمدية وغيرها من الكتب الفقهية. مرتد کو احکام اہل ذمہ سے کیا تعلق کہ وہ باوجود سکونت دار الاسلام کافر حربي ہے۔ ہدایہ کے باب الردہ میں ہے:

إنه حربى مقهور تحت أيدينا.

بلکہ خاص دارالحرب کے اصلی کافروں سے بھی اس کا حکم سخت تر ہے۔ وہاں کے کافر کو سال بھر کے لیے امان دے کر دارالاسلام میں آنے اور تجارت وغیرہ کرنے دیں گے كما علم في باب المستامن. اور مرتد کے لیے سلطنت اسلامیہ میں تین دن سے زیادہ مہلت نہیں۔

كما نصوا عليه في باب الردة.

کافر حربي اگر ایام امان میں اپنے ملک کو پلٹنا چاہے گا سلطنت اسلامی اپنے ظل حمایت میں اسے سرحد تک پہنچادے گی۔

قال الله تعالى: {وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ} [التوبة: ٦]

اور مرتد اگر لحوق دار الحرب چاہے گا ہرگز قدرت نہ دیں گے بلکہ بادشاہِ اسلام اس پر وہ مہلت سہ روزہ بھی حبس وقید میں گزارے گا۔ كما عرف في موضعه

بالجملہ شرع مطہر کے نزدیک مرتد سب کافروں سے بدتر ہے۔ اس سے میل رکھنا، موافقت کرنا، صلاح میں رہنا، شریک ہونا، معاون بننا ہرگز جائز نہیں کہ یہ سب مناقض مرادِ خدا ورسول ہے۔ جلّ جلاله وصلّي الله عليه وسلم كما لا يخفى على من كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد

زن مرتدہ کو خیال کرو کہ دین میں اس کا حکم مرد مرتد کے حکم سے اخف ہے۔ لأن المرتد لا يجازي في الدنيا بارتداده إما يجازى بأنه حربي والمرأة ليست من أهل الحرب اور ساتھ کھانا کھالینے یا پاس بیٹھ جانے کو شرکت و معاونت کے ساتھ تولو کہ اس سے کس قدر ہلکے ہیں۔ بایں ہمہ علماء صاف صریح ممانعت فرماتے ہیں کہ مرتدہ کے ساتھ مجالست و مواکلت نہ کی جائے۔ در مختار میں ہے:

المرتدة ولو صغيرة تحبس أبدًا ولا تجالس ولا تواكل. حقائق

پھر کہاں مرتد اور اس کے ساتھ شرکت و مدد، إنّ هذا لَظلم أشدّ والله الهادي إلى سبيل الرشد

بے ضرورت و مصلحت صحبت و مخالطت کسی بدمذہب سے نہ چاہیے۔

قال الله عز ذكره: وإما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين.

پھر اس حکم میں بھی نیچریوں کا حصہ ہنود سے زائد ہے اگرچہ ذمی و مرتد کے فرق سے قطع نظر کیجیے کہ:

اوّلاً: ہنود اپنے مذہب کی طرف داعی نہیں کہ ان کی صحبت میں معاذ اللہ تزلزل عقائد مظنون ہو، بخلاف نیاچرہ، کہ سخت مخرّب اسلام و مغوی عوام ہیں۔

ثانیاً: ہندو کی بات کھلی مخالف کی بات ہے کہ ہر جاہل سا جاہل اس کے کفر پر مطلع اور اسے اپنے مذہب سے جدا جانتا ہے۔ یہ حضرات کہ بظاہر کلمہ پڑھتے اور زبانی دعویٰ اسلام رکھتے بلکہ اپنے ہی آپ کو سچا پکا مسلمان و خیر خواہ مومنین و ایمان بتاتے ہیں، "دام در سبزہ و مارِ آستین" ہیں۔ ان کا زہر آلود افسوں سیفہ بدبخت پر جلد چلتا اور انجام کار ہلاک کردیتا ہے۔ والعياذ بالله رب العالمين

ثالثاً: ان کے ایجادی مذہب میں ایک ایسی لذیذ چیز ہے جو نفس شیطانی کو دل سے عزیز ہے۔ وہ کیا لیکن آزادی مطلق، جس کی طرف نفس امارہ بالطبع راغب ہے۔ لہذا اس راہ سے شیطان بہت جلد قابو پاتا اور رِبقہ شرع گردن سے نکال کر کھلے بندوں آزاد بنادیتا ہے۔ اب یہ کون کہے کہ او اپنی جان کے دشمن! الاسلام گردن نہادن ہے نہ خود سر شدن! آج کی آزادی کل محبس جہنم میں حبس دائمی کی مبارکباد ہے۔

والعياذ بالملك الحق المبين ولا حول ولا قوة الا بالله ذى القوة المتين، نسأل المولى سبحانه وتعالي أن يحفظ لنا ويجمع إخواننا المسلمين نعمة الايمان إلى يوم الدين، إنه ولي ذلك والقادر عليه هو حسبنا ونعم

المعين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وأصحابه أجمعين.
آمين بمحمد المصطفى النبى الامى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

كتب عبده المذنب احمد رضا البريلوي عفي عنه

أصاب من أجاب

نیاز محمد خان نقشبندی مجددی مرادآبادی

کفار سے اس قدر دین میں فساد نہیں جس قدر نیچریوں سے ہے۔ دین کے لباس میں بے دینی پھیلاتے ہیں۔ اسی سبب سے بہت بے عقل مسلمان بے دین ہو گئے۔ ان سے دور رہنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ

محمد حسین تنہا مرادآبادی ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ

هو بدل من الذين قاتلوكم لا ينهاكم عن مبرة هؤلاء وإنما ينهاكم عن تولي هؤلاء {وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} حيث وضعوا التولي غير موضعه. (مدارك التنزيل وحقائق التأويل: ٣/ ٤٦٩)

البتہ نیچری کی جماعت میں ملنا درست نہیں کیونکہ وہ خدا کے نزدیک ملعون ابدی ہے۔

قال الله تعالى: أولئك جزاؤهم أنّ عليهم لعنة الله والملائكة والناس أجمعين خالدين فيها.

پس بموجب اس آیت کے اس سے رابطہ پیدا کرنا اور اس کی مدد کرنی اور اس کو تعظیمانہ الفاظ سے خط لکھنا شرعاً کب درست ہے۔ بس غیر مقلد وغیرہ جو اس جواب کو غلط یا کفر قرار دیتے ہیں سخت بے دین اور زندیق ہیں۔ واللہ يهدي من يشاء وهو على كل شئ قدير

خادم الطلباء محمد عفی عنہ لودھیانوی

تصدیقات

اس فتوے کی سب سے پہلے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی تحریر سے تصدیق ہوتی ہے۔ حضرت گنگوہیؒ نے دستخط کے ساتھ ٢٦ محرم ١٣٠٦ھ تاریخ بھی ثبت فرمائی ہے جو ٢ اکتوبر ١٨٨٨ء کے مطابق ہے۔

تصدیق کرنے والے دیگر علمائے دین کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

علمائے دہلی

مولانا م عبدالحق مصنف تفسیر حقانی، مولانا محمد ادریس واعظ خلف مولوی محمد عبدالرب واعظ، مولانا ابوالمنصور، مولانا نصرت علی، مولانا محمد علاؤالدین جلال آبادی، مولانا محمد امیر الدین،

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرہ آفاق کتاب نقش حیات سے اقتباس

”فتویٰ نصرۃ الابرار“

کانگریس کے اجلاس اول کے بعد لوگوں کی سمجھ میں آیا کہ آزادی حاصل کرنے کی دوسری صورت بھی ہے۔ اس لیے لوگ جوق در جوق اس میں شامل ہونے لگے۔

کانگریس کی اس بڑھتی ہوئی حالت اور مقبولیت کو دیکھ کر ممکن نہ تھا کہ مستبد اور سیاہ دل انگریزوں کے دماغ ماؤف نہ ہوں اور سینہ اور دل میں کپکپی پیدا نہ ہو۔ مسٹر بیگ پرنسپل علی گڑھ کالج اور دوسرے انگریزوں کو انتہائی بے چینی نے گھیر لیا۔ چنانچہ انہوں نے انجمن محبان وطن (انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن) کی بنیاد ڈالی۔ کانگریس کی مخالفت میں آرٹیکل بار بار شائع کیے۔ مختلف مقامات پر سفر کیے اور لیکچر دیے اور سرسید پر اس قدر اثر اور دباؤ ڈالا کہ وہ انتہائی درجہ کانگریس کے مخالف ہوگئے اور مسلمانوں پر زور ڈالنے لگے کہ وہ ہرگز ہرگز کانگریس میں شرکت نہ کریں اور انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن میں شریک ہوکر انگریزوں کی وفاداری کا ثبوت دیں۔ اس میں شرکت مسلمانوں کے لیے فرض اور ضروری ہے اور کانگریس میں جانا مسلمانوں کے لیے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے۔ چند علماء کو اپنا ہم خیال بنا کر فتویٰ شائع کرایا جس کی رو سے مسلمانوں کو کانگریوں کی شرکت حرام دے دی گئی اور پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کی شرکت فرض بتائی گئی۔ یہ تمام معاملہ ۱۸۸۸ء سے پرزور طریقہ پر جاری ہوا۔

اس پر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمود حسن صاحب اور مدرسین دارالعلوم دیوبند اور بہت سے علماء حقانی اطراف و جوانب ہند نے

پر زور مخالفت کی اور کانگریس کی شرکت کی حمایت اور انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کی شرکت کی ممانعت میں فتوے لکھے۔

اس بارہ میں پیش پیش **علماء لدھیانہ مولانا محمد صاحب اور ان کے دو بھائی مولانا عبدالعزیز صاحب اور مولانا عبداللہ صاحب مرحومین تھے۔** انہوں نے اطراف و جوانب ہندوستان سے فتوے منگائے اور ان سب کو ایک رسالہ ”نصرۃ الابرار“ میں جمع کیا اور خود کھلی کھلی اور زور دار دلیلوں سے کانگریس کی شرکت کا جواز اور پیٹریاٹک ایسوسی ایشن میں شرکت کا عدمِ جواز ثابت کیا۔ چنانچہ حضرت مولانا گنگوہی (قدس اللہ سرہ العزیز) کا فتویٰ اسی رسالہ ”نصرۃ الابرار“ میں صفحہ ۱۹، ۲۰ اور صفحہ ۲۶ میں اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اور دیگر علماءِ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ صفحہ ۲۳ و ۲۴ میں درج ہے اور مولانا محمد صاحب مرحوم لدھیانوی اور ان کے دونوں بھائیوں مرحومین کے تفصیلی فتویٰ صفحہ ۱۳ سے لے کر ۱۹ تک میں مذکور ہیں۔ اس رسالہ میں تقریباً سو علماءِ ہند کے فتاویٰ نقل کیے گئے ہیں۔

شیخ الاسلام

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

صدر جمعیت علمائے ہند